****ایک سالار- حامد نواز-کو سن کر جواب

کس کی ہمّت ہے کہے ہم پہ زوال آیا ہے
ایک سالار کے دعووں سے خیال آیا ہے

یوں تو اس بات کو اکثر ہی سنا ہے میں نے
ذہن میں فکر کا اِک جال بنا ہے میں نے

کرہء دہر پہ تندرست و توانا ہم ہیں
یہ بھی کہتے ہیں کہ منزل کو روانہ ہم ہیں

اس توانائی کا معیار بھی ہو گا کوئی
ناپ یا تول کا اوزار بھی ہو گا کوئی

میرے آقاؤں کو لگتا ہے کہ تگڑے ہم ہیں
یہ بھی ممکن ہے کہ بیکار میں اکڑے ہم ہیں

کیسی طاقت ہے کہ تعلیم میں پیچھے ٹھہرے
فیصلہ کیجیے اوپر ہیں کہ نیچے ٹھہرے

Faqeer Sein

یوں تو مزدُور نے من مار کے محنت کی ہے
یہ بھی ظاہر ہے کہ افلاس میں سبقت لی ہے

ہم توانا ہیں کہ جمہور فقط خواب ہوئی
عیش آقاؤں نے کی خلق تہہِ آب ہوئی

ہم میں ہمّت ہے کہ انصاف کو پامال کیا
غربتِ فرد کو مہنگائی سے بے حال کیا

ہم میں قوت ہے کہ ترویجِ سفارش کی ہے
ہم پہ رشوت نے کرامات کی بارش کی ہے

سب ہی تندرست ہوئے ہیں یا توجہ کم ہے
خرچ فوجوں پہ زیادہ ہے صحت پہ کم ہے

دستِ مضبوط نے کشکول اٹھا رکھا ہے
ہم نے اس ریت کو انمول بنا رکھا ہے

جوش اتنا ہے کہ دولخت بھی ہو آئے ہیں
نصف باقی ہے مگر نصف تو کھو آئے ہیں

وحشتیں روز ہی سنگین ہوا کرتی ہیں
زندہ درگور خواتین ہوا کرتی ہیں

صنفِ نازک پہ بہت زور نکالا ہم نے
جبر کیا چیز ہے کتوں کو بھی ڈالا ہم نے

ایک بچی کو سر عام لگے کوڑے ہیں
ہم کو انصاف سکھانے کو دئیے روڑے ہیں

گر یہی دہر میں تعریف ہے شہزوروں کی
جانے کیا شکل یا پہچان ہے کمزوروں کی

میرے سالار کو مضبوط وطن دکھتا ہے
مجھ کو افلاس کا مارا ہوا تن دکھتا ہے

باعثِ فخر انہیں جوہری بم لگتا ہے
مجھ کو بے سود سی عظمت کا وہم لگتا ہے

ایسے ہتھیار بھی تیار ہوا کرتے ہیں
طفلِ کمسن یہاں بمبار ہوا کرتے ہیں

Faqeer Sein

غور کیجے تو یہ عظمت نہیں رسوائی ہے
میرے سالار کو لگتا ہے توانائی ہے

لوگ اُس ملک سے بچتے ہیں پرے رہتے ہیں
جس کے افراد میں بارُود بھرے رہتے ہیں

وہ جو مضبوط ہیں آقاؤں کے بنگلے ہونگے
جن کی اطراف میں فولاد کے جنگلے ہونگے

سامنے گیٹ پہ معمور سپاہی ہوگا
حالتِ خوف کی خاموش گواہی ہوگا

ایسے ماحول میں کیا خاک بھلائی ہوگی
پھر یہ امید کہ مسئلوں سے رہائی ہوگی

میرے آنگن میں جو اس بار اکال آیا ہے
اپنے دامن میں لیے قحطِ رجال آیا ہے

ہم کو اس حال میں کیا مات پرائے دیں گے
سائیں لگتا ہے کہ ہم خود کو ہرائے دیں گے

Faqeer Sein